REGD No. L. 5259

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۳ شعبان ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء — نمبر ۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کراچی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں "یوم مصلح موعود" کی مبارک تقریب

مسجد ہیمبرگ میں عظیم الشان جلسہ۔ پیشگوئی مصلح موعود پر ایمان افروز تقاریر

ہیمبرگ (بذریعہ تار) مورخہ ۲۰ فروری کو ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں "یوم مصلح موعود" کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز مسجد ہیمبرگ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت واضح کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں اس کے مہتم بالشان طریق پر پورا ہونے کو واضح کیا گیا۔ ہیمبرگ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا کہ کس طرح پیشگوئی کے عین مطابق آج سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر قیادت دنیا کے کونے کونے میں اسلام کو سربلندی نصیب ہو رہی ہے۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت حقہ پر ایمان لا کر آپ سے برکت حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کے علاوہ دوسرے لوگ بھاری تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج میں

مولانا صلاح الدین احمد کا مقالہ

مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر ادبی دنیا ۲۳ فروری کو ایک بجکر ۵ منٹ پر کیمسٹری تھیٹر میں بزم اردو کے تحت

"تاملات آزاد"

کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے۔ جس میں آپ مولانا محمد حسین آزاد کے اسلوب تحریر کے بعض ادبی پہلوؤں کو اجاگر فرمائیں گے۔ توقع ہے کہ جناب پروفیسر حمید احمد خان صاحب صدر شعبہ انگریزی اسلامیہ کالج لاہور (برادر اصغر مولانا ظفر علی خان) اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ ادب اردو کے شائقین سے شرکت کی التماس ہے۔

معتمد بزم اردو (تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

— مغربی پاکستان اوپن روئنگ چیمپئن شپ —

تعلیم الاسلام کالج نے ٹرافی جیت لی

کالج کے محمد عاشق کو سال رواں کا بہترین کشتی ران قرار دیا گیا

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مغربی پاکستان اوپن روئنگ چیمپئن شپ کے سالانہ مقابلوں میں کشتی رانی کا نہایت شاندار مظاہرہ کر کے امسال بھی ٹرافی جیت لی ہے۔ اور کالج کے محمد عاشق کو سال رواں کا بہترین کشتی ران قرار دیا گیا ہے۔

یہ مقابلے جو لاہور میں دریائے راوی پر ۱۸ فروری سے ہو رہے تھے۔ کل مورخہ ۲۱ فروری کو اختتام پذیر ہوئے۔ آخری روز فائنل مقابلے دیکھنے کے لئے تماشائی بہت بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مقابلوں کے اختتام پر مسٹر پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ ان مقابلوں میں دیال سنگھ کالج لاہور دوم اور اسلامیہ کالج اور سنٹرل ٹریننگ کالج سوم رہے۔

مبلغین اسلام مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب شاد

مغربی افریقہ جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۲ فروری۔ مبلغین اسلام مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب شاد اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں سیرالیون (مغربی افریقہ) جانے کے لئے کل مورخہ ۲۱ فروری کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ ہر دو مجاہدین مورخہ ۲۵ فروری کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہوں گے۔ اور وہاں سے سیرالیون تشریف لے جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں خدمت اسلام کا فریضہ پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست

— اور ایک گزارش —

(محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ)

خاکسار عنقریب واپسی کے سفر پر روانہ ہونے والا ہے۔ بزرگان اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ گزارش کرتا ہے کہ اس اعلان کے بعد خاکسار کے نام ربوہ کے پتہ پر کوئی مراسلہ ارسال نہ فرمائیں۔ کیونکہ اب ربوہ کے پتہ پر ڈاک مجھے نہیں مل سکے گی۔ خاکسار کا اندازہ ہے کہ سفر کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد خاکسار ۹-۱۰ اپریل تک ہیگ پہنچے گا۔

والسلام خاکسار ظفر اللہ خان

۲۱/۲/۵۸

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی

یعنی یہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اور میرے رسول کامیاب ہوں گے۔ اگر ہم سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تاریخ رسالت کا مطالعہ غور سے کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسول وقتاً فوقتاً لاتے رہے ہیں۔ اس میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جو تعلیمات بتدریج اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں وہ اقوام کی ذہنیت میں مرتسم ہوتی چلی گئی ہیں

یہ درست ہیں کہ ان تعلیمات کو ہر رسول کی وفات کے بعد مسخ کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن حقیقی تعلیمات کبھی گم نہیں ہوئیں۔ بلکہ کسی نہ کسی صورت میں قائم رہی ہیں۔

غور کرنے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اول سے لے کر آخر تک رسالت کا سلسلہ ایک نہایت با نظام سلسلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بتدریج انسانی ذہنیت کو حیوانیت کے درجہ سے اٹھا کر موجودہ تہذیبی مقام پر لایا ہے۔

جو انقلابات اس سلسلہ کے ذریعہ انسانی ذہنیت میں آئے ہیں وہ زنجیر کی کڑیوں کی طرح آپس میں پیوست ہیں اس کا تذکرہ کافی تفصیل کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "حقیقی انقلاب" میں کیا گیا ہے۔ جو کتابی صورت میں شائع شدہ ہے۔ اس تقریر میں حضرت آدم سے لے کر آج تک جو انقلابات بتدریج انسانی ذہنیت میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ آئے ہیں۔ ان کی بڑی حد تک نشان دہی کی گئی ہے اور اس کے مطالعہ سے انسان سلسلہ رسالت اور اس کے تدریجی ارتقائی منازل کا تصور قائم کر سکتا ہے۔

یہ تقریر دراصل انسانی تہذیبی ارتقا کا مطالعہ کرنے کے لئے بنیادی اینٹ ہے۔ جس پر محنت اور تحقیق کی عظیم الشان عمارت تیار کی جا سکتی ہے۔

ابن خلدون نے اسلامی تعلیمات کے زیر اثر اپنے مشہور مقدمہ میں انسانی تہذیبی ارتقا کی تاریخ کا آغاز کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ بعد میں مسلمانوں نے سیاسی جنگ زرگری کی ہنگامہ آرائیوں میں اس کام کو چھوڑ دیا۔ مگر یورپ نے اس کام کو جاری رکھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے متداول عیسائیت کو مذہب خیال کر لیا تھا۔ جس کے غیر عقلی اصولوں سے اہل مغرب تنگ آ چکے تھے اس لئے جب انہوں نے اس کام کو ہاتھ میں لیا۔ تو انہوں نے اس کو مذہب سے بالکل جدا کر دیا اور محض دنیاوی دنیا کے نقطہ نظر سے انسانی تہذیبی ارتقا کی تاریخ مرتب کرنے کی کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اگرچہ انہوں نے مادی حقائق تو بے شک بہت اکٹھے کر لئے ہیں لیکن انسانی معاشرہ کے ارتقا کی حقیقی وجوہات کو نہ پا سکے۔ اور مذہب کو سیاسی عقل کے مقابلہ میں ناکارہ خیال کرنے لگے ہیں۔

اس ضمن میں جو کچھ اہل مغرب نے تا حال کیا ہے۔ ہم اس کو بالکل بیکار نہیں سمجھتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سائنسی عقلی ترقی نے آخر کار اپنی بے بسی سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ حقیقی تہذیبی ارتقا سائنسی ترقی کا مرہون نہیں بلکہ ایک حد تک یہ اس کے راستہ میں حائل ہوتی ہے۔ چنانچہ آج مغرب کے اکثر دانشمند اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ مذہب سے الگ ہو کر صرف سائنسی ترقی انسانیت کی گاڑی کو آگے بڑھانے کی بجائے اس کو پیچھے لے جا رہی ہے اور اگر از سر نو مذہبی بیداری نہ ہوئی۔ تو جلد ہی انسان اپنی ترقی کا شکار ہو جائے گا۔ صرف خود ہی تباہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنے ساتھ تمام زندگی کو لے ڈوبے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات بتدریج انسانی فطرت میں نہ رچی ہوتیں۔ تو انسان نے محض عقل کی راہنمائی میں جو مادی ترقی کی ہے۔ ایک عرصہ سے وہ اس کا شکار ہو چکا ہوتا اور ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ آخر کار دنیا اس تباہی سے ضرور محفوظ رہے گی۔ جو انسان نئے نئے ہلاکت آفرین سامانوں کی ایجاد سے اس پر لانا چاہتا ہے۔ کیونکہ رسولوں کی آوردہ تعلیمات جو انسانی فطرت میں رچ چکی ہیں۔ وہ ضرور بروئے کار آ کر رہیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ کہ

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی

اس لئے ہمیں یقین ہے کہ دنیا ضرور تباہی سے بچائی جائے گی۔ اور شیطان کے عزائم ناکام ہو کر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی تعلیمات کو قرآن کریم کی صورت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ اس لئے آج قرآن کریم کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ انسانی فطرت میں جو رسولوں کی تعلیمات مادہ پرستی کی وجہ سے دب کر رہ گئی ہیں وہ از سر نو جاگ اٹھیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

عجیب تنگ نظری

بلا تبصرہ

"صدق جدید" لکھنؤ اپنی ۱۴ فروری کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ

"قادیانیت کوزک" کے عنوان سے جماعت اسلامی پاکستان کے ایک مشہور نقیب کے ایڈیٹوریل سے:

مذاکرہ (لاہور) کے ایک جلاس میں چوہدری ظفر اللہ صاحب کو صدارت دی جا رہی تھی۔ پہلے تو اس سے نجات ہوئی۔ پھر اندیشہ تھا کہ اسلم صاحب (پرنسپل ٹریننگ کالج) اپنے مقالہ میں قادیانی ذہنیت کا انعکاس پیش فرمائیں گے۔ لیکن یہ مقالہ بھی ساقط ہو گیا۔ ... مجلس مذاکرہ کی مجموعی فضا اس کی متحمل نہ تھی۔ کہ قادیانیت کو یہاں سر اٹھانے کا موقعہ ملے۔

لیکن اس عالمی مذاکرہ میں جس میں شیعہ اور سنی اور "مودودی" اور "پرویزی" اور "نقشبندی" سب ہی قسم کے مسلموں ہی نے نہیں متعدد غیر مسلموں نے بھی پوری طرح حصہ لیا تھا۔ قادیانیت کے سر اٹھانے کا آخر محل ہی کیا تھا۔ مجمع تو ان کا تھا جو اپنے کو کسی نہ کسی اعتبار سے مسلم کہتے ہیں۔ (اس سے بالکل قطع نظر کر کے کہ دوسرے بھی ان کے اسلام کو کہاں تک معتبر مانتے ہیں) اور ان کا بھی جو توحید و رسالت کے عدم اقرار کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کے ہمدرد ہیں۔ اور تقریروں کا موضوع تو اسلام کے مشترک مفاد کے مسائل تھے۔ وہاں قادیانیت کی تبلیغ کا محل ہی بھلا کیا تھا۔ جو اس سے اتنا خوف و اندیشہ رہتا گیا۔ کیا کوئی قادیانی اگر کہے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ تو اس کی قادیانیت کے جرم میں اسکے سننے سے بھی انکار کر دیا جائے گا؟ حضرت تھانوی سے بڑھ کر دین کی غیرت کس کو ہوگی۔ ایک بار ان کی محفل میں ذکر قادیانیت ہی کا تھا۔ اور گفتگو قادیانیت کی ہو رہی تھی۔ ایک صاحب نے غلو کر کے کہا کہ ان لوگوں کے دین و ایمان کا کیا ٹھیک۔ یہ نہ توحید کے قائل نہ رسالت کے۔ حضرت نے فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ نہیں توحید میں تو وہ ہمارے بالکل ساتھ ہیں

— یہی معنے ہیں آیہ کریمہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ... لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المآئدہ)

اے ایمان والو کسی شخص کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ لے آئے کہ تم (اس سے) عدل نہ کرو۔ عدل ہی کرتے رہو کہ یہی تقویٰ سے قریب ہے۔ اللہ ہم سب کو غلو سے اپنی پناہ میں رکھے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت سے خطاب

مسجد ہالینڈ کی تکمیل کے لئے احمدی مستورات کو چھتیس ہزار روپیہ کی تحریک

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

(قسط چہارم)

یہ تقریر میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زودنویسی)

فرمایا:۔
ایک ضروری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے

مسجد ہالینڈ کی تعمیر

کے لئے عورتوں میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک کی تھی۔ جس میں سے ۹۹ ہزار روپیہ عورتیں اس وقت تک دے چکی ہیں لیکن جو اندازہ وہاں سے آیا تھا وہ ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کا تھا۔ اور عملاً اب تک ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے تحریک جدید کا ریکارڈ کہتا ہے۔ کہ عورتیں ننانوے ہزار روپیہ دے چکی ہیں۔ اور پھر مسجد لنڈن جو بنی تھی وہ بھی عورتوں کے چندہ سے ہی بنی تھی۔ دراصل عورتوں نے برلن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے چندہ جمع کیا تھا۔ میں نے اس

چندہ کی تحریک

کی تو عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر یہ چندہ جمع کر دیا۔ چنانچہ اس روپیہ سے مسجد برلن کے لئے زمین خرید لی گئی۔ لیکن حکومت کی طرف سے بعض کڑی شرائط لگا دی گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے ہم نے وہ زمین بیچ دی۔ اور جو روپیہ ملا اس سے لنڈن میں مسجد تعمیر کر دی۔ اس مسجد پر قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ آیا تھا۔ پھر اس کے ساتھ وہ مکان سوا سات ہزار پونڈ میں خریدے گئے۔ سوا سات ہزار پونڈ کے معنے یہ ہیں کہ آجکل کے حساب سے ان مکانات پر ۹۷ ہزار روپیہ خرچ آ چکا ہے۔ اور قریباً ڈیڑھ لاکھ مسجد پر بھی خرچ آیا تھا۔ گویا عورتیں دو لاکھ سینتالیس ہزار روپیہ پہلے بھی دے چکی ہیں

اور

ننانوے ہزار روپیہ

مسجد ہالینڈ کے لئے دے چکی ہیں لیکن اس کے باوجود تحریک جدید والے عورتوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کہ وہ انہیں پچھتر ہزار روپیہ اور دیں۔ حالانکہ اگر مسجد لنڈن اور وہاں کے مکانات جو عورتوں کے چندہ سے ہی بنے ہیں فروخت کئے جائیں۔ تو اس رقم سے مسجد ہالینڈ کا سارا قرض ادا ہو سکتا ہے بلکہ وہاں ایک اور مسجد بھی بنائی جا سکتی ہے۔ میں نے وکالت مال کے شعبہ بیرون کے انچارج چوہدری شبیر احمد صاحب کو بلایا اور ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا ریکارڈ ہے جس سے معلوم ہو کہ جب ہیگ سے

ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کا تخمینہ

آیا تھا۔ تو میں نے عورتوں سے اس قدر چندہ کرنے کی اجازت دی ہو کیونکہ عورتوں کا حق تھا۔ کہ چندہ لینے سے پہلے ان سے پوچھ لیا جاتا۔ کہ کیا وہ یہ چندہ دے بھی سکتی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ افسوس ہے کہ اس وقت ہم سے غلطی ہوئی۔ اور ہم نے حضور سے دریافت نہ کیا۔ کہ آیا مزید رقم بھی عورتوں سے جمع کی جائے یا نہ کی جائے۔ ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں۔ جس کی رُو سے زیادہ رقم اکٹھا کرنے کی منظوری لی گئی ہو۔ میں نے کہا۔ میں یہ مان لیتا ہوں کہ آپ نے ایک لاکھ چونتیس ہزار روپیہ کے جمع کرنے کی منظوری مجھ سے نہ لی۔ لیکن جب وہ رقم ایک لاکھ پچھتر ہزار بن گئی تو پھر تو آپ نے مجھ سے منظوری لینی تھی۔ کیا آپ نے مجھ سے منظوری لی؟ انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ کہ ہم نے اس کے متعلق بھی حضور سے کوئی منظوری نہیں لی۔ اور ہمارے پاس کوئی ایسا کاغذ نہیں جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ عورتوں سے ایک لاکھ چونتیس ہزار یا ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ جمع کرنا منظور ہے۔ اس لئے

مَیں یہ فیصلہ کرتا ہوں

کہ لجنہ اماء اللہ اس سال صرف چھتیس ہزار روپیہ چندہ کر کے تحریک جدید کو دے دے۔ اور باقی روپیہ تحریک جدید خود ادا کرے۔ لجنہ اماء اللہ چھتیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں دے گی۔ اور مسجد ہالینڈ ہمیشہ کے لئے عورتوں کے نام پر ہی رہے گی۔ اگر مسجد لنڈن کو بھی ملا لیا جائے۔ تو عورتیں تین لاکھ چھیالیس ہزار روپیہ ادا کر چکی ہیں۔ اور اگر ہیمبرگ جرمنی کی مسجد پر اس کا قیاس کیا جائے تو وہ چودہ لاکھ کا شہر ہے اور ہیگ سے بڑا ہے۔ لیکن وہاں صرف ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔ اب فرینکفورٹ میں مسجد کی زمین لی جا رہی ہے۔ اور اندازہ ہے کہ وہاں مسجد کی تعمیر پر اس سے بھی کم خرچ آئے گا۔

دیکھو

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر کتنا فضل کیا ہے

منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک کی تو صرف دس ہزار روپیہ کی تحریک کی تھی اس پر میر حسام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑے بے تکلف تھے آپ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ منارہ کی تعمیر پر ایک لاکھ روپیہ سے کم خرچ نہیں آئے گا۔ اور پھر موجودہ بنیادوں پر تعمیر نہیں ہو سکتا۔ ہمارے نانا جان مرحوم میر ناصر نواب صاحب مینار بنوا رہے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے بڑی اچھی بنیاد رکھی ہے۔ اس پر مینار بن جائیگا۔ میر حسام الدین صاحب کہنے لگے۔ پھر مجھ سے تو یہ کام نہیں ہو سکتا آپ کسی اور سے بنوا لیں۔ نانا جانؓ کہنے لگے میں یہ مینار بنوا دونگا۔ اور انہی بنیادوں پر بنواؤں گا جو رکھی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میر حسام الدین صاحب سے فرمانے لگے۔ میر صاحب پھر آپ کا تو یہ منشاء ہے۔ کہ ہم منارہ ہی نہ بنائیں۔ ایک لاکھ روپیہ تو ہمارے پاس نہیں۔ اب دیکھو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف دس ہزار روپیہ ساری جماعت سے مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک لاکھ روپیہ نہیں لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ ہم اپنی

عورتوں سے

ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کرتے ہیں تو وہ

اکٹھا کر دیتی ہیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میر صاحب آپ کی رائے کو مانا جائے تو پھر منارۃ المسیح نہیں بن سکتا۔ اس لئے میں یہ کام میر ناصر نواب صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ چنانچہ بعد میں میر صاحب مرحوم نے ہی منارہ کی تعمیر شروع کروائی۔ لیکن یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ ہو سکا۔ بلکہ کچھ مدت تک میرے زمانۂ خلافت میں بھی ملتوی رہا۔ اس پر میں نے دوبارہ چندہ جمع کیا۔ اور تحریک کی۔ کہ جو دوست ایک ایک سو روپیہ چندہ دیں گے۔ ان کے نام منارۃ المسیح پر لکھے جائیں گے اور تعمیر کا کام میں نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے سپرد کیا۔ انہوں نے اجمیر سے سنگ مرمر منگوا کر اس پر پلستر کروا دیا۔ خیال تھا کہ یہ پلستر زیادہ دیر تک نہیں رہے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ پلستر چڑھ گیا۔ اور ۱۹۴۷ء میں جب ہم یہاں آ گئے تو اس وقت تک بھی بہت تھوڑا پلستر ٹوٹا تھا۔

اس موقعہ پر حضور نے اعلان فرمایا کہ:۔

"این انٹرپریٹیشن آف اسلام"

ایک کتاب ہے۔ جو پہلے ایک اٹالین پروفیسر نے جو عورت تھی۔ لکھی تھی۔ اور اس کا ترجمہ بھی امریکہ میں ایک اٹالین پروفیسر نے کیا تھا۔ اس کتاب کا دیباچہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا ہے۔ اس کتاب میں اسلام کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ آج تک کسی عیسائی مصنف نے نہیں کی ڈیڑھ روپیہ اس کی قیمت ہے اس کو شائع کرنے والا محکمہ چاہتا ہے کہ میں اس کے خریدنے کی سفارش کروں۔ درحقیقت یہ کتاب ہمارے ہاں تو زیادہ مفید بھی نہیں۔ کراچی کوئیٹہ امریکہ اور یورپین ممالک میں مفید ہو سکتی ہے۔ ان جگہوں پر

جو دوست اسلام کی خدمت کرنا چاہیں

وہ یہ کتاب خریدیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مغربی پاکستان میں صرف کراچی ہی ایسی جگہ ہے۔ جہاں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کراچی سے کئی بار مجھے غیر احمدیوں نے لکھا ہے کہ ہمیں انگریزی لٹریچر دیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جس کو انگریزی لٹریچر پڑھنے کی عادت ہے۔ اور ان میں اس کتاب کی اشاعت کی جا سکتی ہے۔ پس جن لوگوں کو یورپین اور انگریزی جاننے والے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کا شوق ہو۔ وہ یہ کتاب خریدیں قیمت بھی زیادہ نہیں ہے۔ درحقیقت ایسی چیزیں آہستہ آہستہ بکتی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نہیں بکتیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

تو لوگوں کو تحریک ہی کی جا سکتی ہے۔ اور اس تحریک ہی کی جا سکتی ہے۔ اور اس تحریک کو زندہ رکھنا محکمہ کا کام ہوتا ہے۔ یہ کتاب دیر سے چھپی ہوئی ہے۔ چاہیئے تھا کہ محکمہ اس کے متعلق لوگوں کو بار بار تحریک کرتا رہتا۔ ایک مداری اگر بندر کے تماشہ کے لئے ڈگڈگی بجا کر لوگوں کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ تو آپ لوگ اسلام کی ایک کتاب بیچنے کے لئے لوگوں کو کیوں آمادہ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ لوگ اس کا ڈھنڈورا پیٹتے۔ تو ہزاروں مسلمان تھے جو اچھل کر آگے آ جاتے اور کہتے۔ عیسائیوں کو مسلمان بنانے کا ایک حربہ ہمارے ہاتھ آ گیا ہے۔

آج ہی آپ لوگوں نے

مسٹر بشیر احمد آرچرڈ

کا لیکچر سنا ہے انہوں نے بتلایا ہے کہ عیسائیوں میں ان کی تبلیغ کس طرح کامیاب ہو رہی ہے۔ اور جزائر شرق الہند میں احمدیت کی طرف توجہ کی جا رہی ہے بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر کیا ہے اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

چنانچہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی کہ ایک عیسائی پروفیسر نے اسلام کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور وہ بھی ایک عورت ہے۔ اور عورتیں بالعموم متعصب ہوا کرتی ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ کنن کالج لاہور کی کچھ پروفیسر عورتیں قادیان آئیں۔ میں جب

احمدیت کے متعلق باتیں کرنے لگا تو ان میں سے دو تو بڑے شوق سے سنتی رہیں۔ لیکن ایک نے دوسری عورتوں سے کہا کہ ہم یہ باتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ چلو چلیں۔ اسی طرح سویڈن سے ایک عورت قادیان میرے پاس آئی وہ نارویجن تھی اور بڑے لمبے قد کی عورت تھی۔ اس نے بھی تھوڑی سی باتیں سنیں اور پھر کہنے لگی۔ میں یہ باتیں نہیں سن سکتی۔ اسلام تو تلوار سے پھیلا ہے۔ پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اور اسی وقت قادیان سے واپس آ گئی۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہمارے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ یہ توجہ تو چند سال ہوئے پیدا ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق پیشگوئی پچاس سال قبل کی تھی۔ آپ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ اور اب ۱۹۵۷ء ہے تو

یہ الٰہی تصرف ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جو الفاظ نکلوائے۔ وہ اب پورے ہوئے ہیں۔ دراصل یہ الٰہی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے انبیاء کے مونہہ سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ وہ یہ سلوک انبیاء کے علاوہ اپنے بعض دوسرے بندوں سے بھی کرتا ہے۔ اور ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ کہ امریکہ میں اسلام کی اشاعت ہو۔ اور یہ خواہش خدا تعالیٰ نے ایک رنگ میں آپ کی زندگی میں ہی پوری کر دی۔ اور وہ اس طرح کہ ایک شخص مسٹر ویب مسلمان ہو گیا۔ یہ شخص

امریکہ کا پہلا مسلمان تھا

پہلے یہ شخص فلپائن میں سفیر بن کر آیا۔ وہاں سے بعض متمول ہندوستانی مسلمانوں نے اسے روپیہ بھیجکر ہندوستان بلوا لیا۔ اور مختلف شہروں میں اس کے لیکچر کروائے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھی لکھا کہ میں اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتا

ہوں۔ آپ میری مدد کریں۔ آپ نے اسے لکھا۔ کہ ہم سے جو مدد ہو سکی ہم کریں گے لیکن جب وہ ہندوستان پہنچا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کی خواہش کی۔ تو دوسرے مسلمانوں نے اسے روکا۔ اور کہا کہ اگر تم قادیان گئے تو لوگ تمہیں چندہ نہیں دیں گے۔ چنانچہ وہ قادیان نہ آیا اور واپس چلا گیا۔ مگر وہ آخر وقت تک اسلام پر بڑی مضبوطی سے قائم رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب اس نے مفتی محمد صادق صاحب کو لکھا کہ اب میں پچھتاتا ہوں کہ میں اس وقت قادیان کیوں نہ چلا گیا۔

اسی طرح

ایک اور شخص پروفیسر ریگ تھا

وہ بھی اسلام لے آیا۔ اس کا اصلی وطن تو انگلستان تھا۔ مگر وہ بہت دیر تک آسٹریلیا میں ملازم رہا۔ بعد میں وہ ہندوستان میں آیا۔ اور یہاں علم نجوم کے متعلق لیکچر بھی دیتا رہا۔ اس کو بھی مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لائے تھے۔ اس نے کہا مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے میں آپ کی بیان کردہ باتوں کو تسلیم کرتا ہوں اور اپنے ملک میں واپس جا کر بھی اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا ظہور تھا۔ آپ نے فرمایا تھا ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

اور خدا تعالیٰ نے ان الفاظ کو اسی رنگ میں پورا کر دیا۔ یہ ایک نشان ہے۔ جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے

میں سمجھتا ہوں

کہ اب وقت اتنا ہو گیا ہے کہ مجھے اپنی تقریر ختم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کمزوری کی وجہ سے ابھی لمبی تقریر کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ اور پھر کل بھی میں نے تقریر کرنی ہے۔ اور اس میں حسب سابق ایک علمی مضمون بیان کرنا ہے۔ اس لئے مجھے اپنے جسم میں کچھ طاقت باقی رکھنی چاہیئے۔ تاکہ میں وہ تقریر کر سکوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سفر کراچی

متعدد اسٹیشنوں پر احباب جماعت کی طرف سے حضور کا خیر مقدم

(از مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اہل بیت اور خدام کے ہمراہ ۱۷ فروری کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۱۸ فروری کو ۱۰ بجے صبح بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ اس دفعہ قافلہ جو چھیالیس افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں سیدہ ام متین حرم محترم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علاوہ دو صاحبزادگان یعنی صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور حضور کے داماد مکرم میر محمود احمد صاحب بھی شامل تھے۔ اسی طرح صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی شریک سفر تھیں۔ ربوہ سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ پونے دس بجے صبح روانگی ہوئی۔ حضور گاڑی سے کچھ پہلے سٹیشن پر تشریف لے آئے تھے۔ جہاں بعض احباب نے حضور سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور کی مشایعت کے لئے ربوہ کے سینکڑوں احباب صف بستہ سٹیشن پر کھڑے رہے اور جب گاڑی حرکت میں آئی تو سب نے دلی خلوص اور دعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کہا۔ اس کے بعد لائلپور۔ گوجرہ شورکوٹ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ عبدالحکیم خانیوال اور ملتان کے سٹیشنوں پر بھی سینکڑوں کی تعداد میں مخلصین جماعت حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ عورتیں بھی ایک خاصی تعداد میں اپنے مقدس امام کی زیارت کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ گوجرہ۔ خانیوال اور ملتان میں جماعتوں کی خواہش پر حضور نے اجتماعی دعا بھی کرائی۔ الحمد للہ کہ دوران سفر میں حضور کی طبیعت بالکل اچھی رہی اور تمام سفر سہولت سے کٹ گیا۔ ۱۸ فروری دس بجے صبح کے قریب جب گاڑی کراچی چھاؤنی پہنچی تو مقامی جماعت نے اپنے امیر مکرم جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب اور نائب امیر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی قیادت میں حضور کا نہایت پرتپاک استقبال کیا۔ اور پھر حضور کار میں سوار ہو کر اپنی رہائشگاہ واقعہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں تشریف لے آئے۔ یہ کوٹھی حال ہی میں میجر شمیم احمد صاحب کی زیرنگرانی تیار ہوئی ہے اور نہایت خوبصورت اور جاذب نظر ہے۔

اس سفر میں یوں تو تمام جماعتوں نے ہی اپنے اخلاص اور محبت کا شاندار مظاہرہ کیا۔ مگر خصوصیت سے لائلپور ملتان اور حیدرآباد کے دوستوں کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کے لئے کھانا اور ناشتہ وغیرہ پیش کیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ لائلپور نے دوپہر کا کھانا۔ اور جماعت احمدیہ ملتان نے پچھلے پہر کا ناشتہ اور رات کا کھانا اور جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ۱۸ فروری کی صبح کو ناشتہ پیش کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رمضان المبارک

جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد میں تقریباً ایک ماہ باقی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کے لئے تیاری کریں۔ نیز جن جماعتوں کو تراویح میں قرآن کریم سننے کے لئے حافظ قرآن کی ضرورت ہے وہ نظارت ہذا کو لکھیں اور جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کی معرفت کسی جماعت میں قرآن کریم سنانے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے لگنا چاہتے ہیں وہ بھی نظارت ہذا کو لکھیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

برادرم چوہدری عبدالرشید صاحب بھٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر بجلی لائلپور لمبے عرصہ سے زمین کی الاٹمنٹ کے مقدمہ میں پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی تمام پریشانیاں دور فرمائے اور ان کے جائز حقوق احسن طریق سے انہیں مل جائیں۔ آمین

خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی
مربی سلسلہ احمدیہ

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ:۔ گذشتہ قسط دسویں قسط تھی اس پر غلطی سے گیارھویں قسط لکھا گیا تھا

(گیارھویں قسط)

چوہدری شریف احمد صاحب قائد مجلس خانیوال ۶/-
عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال 〃 ۶/-
حکیم محمود احمد صاحب 〃 ۶/-
حکیم ضیاء الحسن صاحب 〃 ۶/-
میاں محمد احمد صاحب 〃 ۶/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۶/-
چوہدری محمود احمد صاحب ۱/-
بذریعہ صوبیدار عزیز الدین صاحب
کالرہ دیوان سنگھ گجرات ۶/-
〃 〃 عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ ۶/-
〃 〃 زبیدہ بیگم صاحبہ بنت ۶/-
〃 〃 میاں لال دین صاحب ۶/-
〃 برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ۶/-
〃 بیگم بی بی صاحبہ بیوہ محمد خاں ۸/
〃 شریفاں بی بی صاحبہ ۸/ } ۱/-
(انہوں نے ۳۲/- روپے بھجوائے ہیں لیکن تفصیل ۳۱/- روپے کی ہے)
بذریعہ فضل کریم صاحب بورے والا ملتان } ۱۲/-
بذریعہ ماسٹر محمد اعظم صاحب گھٹیالیاں
چوہدری محمد احمد صاحب بجیا ۶/-
مولوی بشیر احمد صاحب زاہد ۱/-
ماسٹر نواز احمد صاحب ۰/۸/-
مرزا اشرف صاحب ۱/-
ماسٹر عبدالسلام صاحب ۰/۸/-
ماسٹر نذیر احمد صاحب ۸/ } ۳/۸
ڈاکٹر محمد سعید صاحب سول ہسپتال ہٹیاں اوگی ہزارہ ۶/-
ملک عنایت اللہ صاحب منیر احمد پرو ٹنڈاری ضلع حیدرآباد سندھ ۶/-
ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب تلاٹ ۶/-
صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی۔ مردان ۶/-
نذیر احمد خاں صاحب محلہ ملیانوالہ منٹگمری ۶۷/-
بذریعہ محمد اقبال صاحب لائلپور ۶/-
〃 محمد عبداللہ خانصاحب خزانچی شیخ مولا بخش کمپنی ۶/-
〃 غلام فاطمہ زوجہ 〃 〃 ۶/-
〃 امۃ العزیز بنت 〃 〃 ۶/-
〃 امۃ الحفیظ و امۃ القیوم بنتان ۱۲/-
〃 عبدالشکور صاحب جامعہ احمدیہ ۴/-
عبدالغنی صاحب بھٹی بذریعہ عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال احمد نگر ۶/-
عبدالرشید صاحب دوکاندار ۶/-
مستری عبدالمجید صاحب ۴/-
مکرم بی بی صاحبہ اہلیہ امام الدین صاحب ۱/-
ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز بذریعہ سیکرٹری مال چنیوٹ ۶/-
شیخ نذر محمد صاحب ۳/-
مستری یعقوب صاحب ۸/
حاجی تاج محمود صاحب ۶/- } ۹/۸
صوبیدار عبدالغنی صاحب محمد آباد متصل کالوتوال منڈی بہاؤالدین ۶/-
بذریعہ ..... چوہدری رحمت علی صاحب فیروزوالہ ۶/-
چوہدری محمد شریف صاحب مینیجر الفضل ۶/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶/-
مرزا صالح علی صاحب دارالصدر غربی بمعہ چار افراد کنبہ ۳۰/-
عبداللطیف صاحب کاتب بمعہ اہلیہ ۷/-
پیرزادہ محمود الحسن صاحب گمٹی بازار لاہور بمعہ دیگر افراد کنبہ ۶۰/-
بذریعہ ماسٹر محمد علی صاحب (مقام نامعلوم) ۶/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶/-
محمد منصف خانصاحب 〃 〃 ۶/-
بذریعہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ (مکمل تفصیل نہیں ملی) ۴۲/-
لطف الرحمن صاحب شاگرد فضل عمر ہسپتال ۶/-
محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال چوہڑکانہ منڈی ۷/-
بذریعہ شیخ محمد علی صاحب اشاعت ۶/-
〃 فضل دین صاحب بزاز ۶/-
〃 خان محمد صاحب ٹیلر ماسٹر ۶/-
بذریعہ محمد بخش صاحب سیکرٹری دارالنصر ربوہ۔ محلہ دارالنصر ۲۵/-
بذریعہ ارشاد علی خانصاحب بجانب عملہ ریلوے برج ورکس ملتان کینٹ ۳۲/۸
بذریعہ شریف احمد صاحب اسسٹنٹ کلرک چاہ بیر انوالہ۔ ملتان کینٹ ۳۲/۸

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

رپورٹ آمد چندہ مسجد ہالینڈ

بابت ماہ جنوری ۵۸ء

چندہ مسجد ہالینڈ کی آمد ماہ جنوری ۵۸ء کی رپورٹ بہنوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ اب صرف ۲۷۰۰۰/- روپے کی رقم ہمارے ذمہ باقی ہے۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی مثال قابل تقلید ہے کہ انہوں نے ایک کمیٹی اس چندہ کے لئے ڈالی ہوئی ہے۔ ہر ماہ ڈیڑھ صد روپے کی کمیٹی نکلتی ہے اور وہ ایک ممبر کی طرف سے ادا کر دی جاتی ہے۔ تمام لجنات کو چاہئیے کہ وہ پوری جد و جہد سے اس بقایا کو جمع کریں۔ تاکہ جلسہ سالانہ ۵۸ء تک، باقی ۲۷۰۰۰/- روپے کی رقم ادا ہو جائے اور ہمارے ذمہ اس مد کا ایک پیسہ بھی بقایا نہ رہے

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نام چندہ دہندہ	رقم وصول شدہ
سیدہ امّ متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ	۵/-
سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰۰/-
امۃ الحمید صاحبہ بنت علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی۔ ربوہ	۵/-
ایک عورت نے کانٹے دے دیئے جن کی قیمت	۲۸۹/-
از لجنہ اماء اللہ کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ	۱۱۸/-
اہلیہ صاحبہ محمود عالم صاحب محمد ہرڑی	۱/-
مہر بی بی صاحبہ دھاکو بھٹی ضلع سیالکوٹ	۹۸/۱۲
حکیم مولوی نظام دین صاحب شاہد	۷/-
مکرمہ کرم بی بی صاحبہ گوجرہ ضلع لائلپور	۲۵/-
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد خاں صاحب صابو بھٹہ یار	۹/۱۴
از لجنہ اماء اللہ ملک پور مرزا ضلع گجرات	۲/۴/-
اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب زرگر چنیوٹ	۱/۱۲
خدا بخش صاحب بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں	۶۷/۴
ماسٹر عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال کھاریاں	۵/-
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ	۱/۴/-
امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۱۵/-
سراج بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز حسن صاحب مسلم ٹاؤن لاہور	۱۵۰/-
اختر النساء صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الوحید صاحب بہاولپور	۴/-
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃	۵/-
رضیہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ 〃 〃 〃	۱/-
نفیسہ حمید 〃 〃 〃	۵/-

نام چندہ دہندہ	رقم وصول شدہ
بیگم محمد عقیل صاحب بہاولپور	۲/-
〃 غلام احمد صاحب 〃	۵/-
〃 ممتاز حنیف صاحب 〃	۲۰/-
〃 محمود نیر صاحب 〃	۲/-
〃 عزیز محمد خانصاحب 〃	۵/-
〃 ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب 〃	۵/-
والدہ ظہور احمد صاحب 〃	۱/-
اہلیہ صاحبہ عطاء اللہ صاحب 〃	۱/-
اہلیہ صاحبہ مرزا بشارت احمد صاحب 〃	۲/-
والدہ صاحبہ محمد شریف صاحب 〃	۱/-
والدہ صاحبہ رانا اسلم طاہر صاحب 〃	۵/-
از لجنہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ	۸/-
نور جہاں صاحبہ سیالکوٹ	۱/-
از لجنہ چک ۳۰/۱۱-L	۵۰/-
استانی حمیدہ ثریا صاحبہ دو المیال	۱/-
روشنائی والدہ خدا بخش صاحب	۱/-
بختائی بنت مبارک احمد صاحب	۵/-
از لجنہ منڈی بہاؤ الدین	۲۵/۱۳
〃 وزیر آباد	۴۵/-
〃 تخت ہزارہ	۵۴/-
〃 چک ۹۷ ج ب	۱۱/-
〃 گوجر خان	۳/۱۲
〃 منٹگمری	۱۲/۱۲
〃 راولپنڈی چھاؤنی	۷۳/۱۳
〃 کبیر والہ ضلع ملتان	۵/-
〃 کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ	۱۱۲/-
〃 چک ۵۶۵ ج ب	۱۰/-
〃 کھاریاں	۲۵/۱۰
〃 چک ۸۶ ڈھپئی ضلع لائلپور	۲۶/۷
〃 بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱۰/-
〃 چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۱۷/۸
〃 کماس ضلع لاہور	۵/-
〃 راولپنڈی	۶۲/۱۳
〃 چنڈ بھروانہ	۴/۸
〃 حیدر آباد سندھ	۳۷/۸
اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب کراچی	۱۰/-

نام چندہ دہندہ	رقم وصول شدہ
از لجنہ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور	۱۲/-
از مائی راجو مرحومہ	۴/-
از لجنہ کھیوہ ضلع گجرات	۱/۳/-
〃 گوئیکی ضلع گجرات	۱/-
مکرمہ محترمہ ہاجرہ درد اہلیہ محمد اسلم صاحب۔ لاہور	۱۵/-
〃 زینب بیگم ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم۔ لاہور	۱۵/-
〃 بیگم چوہدری غلام جیلانی صاحب۔ لاہور	۱۵۰/-
آمد بر موقعہ جلسہ سالانہ	۸۷۸/۲/۶
از لجنہ مرکزیہ	۳۷/۱۵/۳

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپیہ فی کنال زمین ریزرو کی جارہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے تاکہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

خیال رہے کہ جلسہ سالانہ ۵۷ء پر ۲۰۰ کنال زمین بحساب ۶۰۰/- روپے کنال فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ زمین جونہی احباب نے ریزرو کروالی موجودہ مقررہ نرخ ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ جماعت کے عہدہ داران مہربانی فرما کر یہ اعلان جمعہ کے روز احباب کو سنا دیں۔ تاکہ سب دوستوں تک اعلان پہنچ جائے۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ

انصار اللہ کا آئندہ امتحان ۸ اپریل کو ہوگا

انصار سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی گذارش

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ العزیز ۸ اپریل ۵۸ء کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف

ضرورۃ الامام

بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔ شریک ہونے والے اصحاب کے اسماء گرامی ۳۱ مارچ تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ضرورۃ الامام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ۸ آنے میں مل سکتی ہے

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تفسیر صغیر اور انصار اللہ

انصار اللہ سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تفسیر صغیر خریدنے کی کوشش فرمائیں تاکہ انہیں اور ان کے بچوں کو آسانی کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کا موقع مل سکے اور اس طرح وہ قرآن مجید کے معارف سے آگاہ اور اس کے فیوض و برکات سے مالامال ہو سکیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

کم از کم تبلیغی معلومات کا امتحان

سال رواں کے پروگرام میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہر خادم کا مبلغ علم کم از کم اس قدر ہو جائے کہ وہ چند مسائل جو احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں متنازعہ فیہ ہیں قرآن و حدیث کی سند کے ساتھ پیش کر سکے۔ اس بارہ میں مئی ۵۸ء کے مہینہ میں انشاء اللہ خدام کا امتحان لیا جائیگا۔ خدام کی سہولت کے لئے ان اختلافی مسائل کو ایک کتابچہ کی صورت میں تعلیم الہدیٰ کے نام سے شائع کیا گیا ہے جو دفتر مجلس مرکزیہ سے دو آنہ فی نسخہ یا دس روپے سیکڑہ کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۷۶۲ :۔ میں حلیمہ بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل قوم بلوچ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی اللہ جوایا ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع رحیم یار خاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ زیور طلائی وزن (۳) تولہ قیمت تین صد روپیہ ہے۔ نقد یکصد پچاس روپیہ ہے۔ کل میزان ۵۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ۱۲/۵۸ء۔

گواہ شد: محمد اکبر ساکن بستی اللہ جوایا ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع رحیم یار خان

گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ مذکورہ بستی اللہ جوایا ڈاکخانہ اوچ شریف۔

الامتہ: حلیمہ بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل نشان انگوٹھا۔ ۱۲/۵۸ء۷

نمبر ۱۲۷۷۷ میں عزیز احمد ولد چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ظفرآباد اسٹیٹ لابینی ڈاکخانہ ٹنکا ظفرآباد ضلع حیدرآباد مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

(۱) میری اس وقت تین صد روپیہ ماہوار آمد ہے (۲) دارالصدر غربی ربوہ میں ایک مکان پختہ واقع ہے جس کی قیمت چودہ ہزار روپیہ ہے (۳) ہم چھ بھائی ہیں اور ہماری زمین مشترکہ ہے بعد جس وقت تقسیم ہوگی۔ اسی وقت اطلاع کر دی جائیگی۔ میں اپنی تمام جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: عزیز احمد بقلم خود بقائم لابینی ظفرآباد۔ ڈاکخانہ ٹنکا ضلع حیدرآباد ۱/۵۸ء۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ناصر احمد بقلم خود ۱/۵۸ء محلہ دارالصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۲۷۷۸ میں ثریا اقبال بیگم زوجہ جمعدار غلام محمد سول قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۵۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔ زیور طلائی وزنی ۳۰ ماشے جس کی قیمت ۱۹۱/- روپے ہے کل میزان ۶۹۱/- روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ دس روپے جیب خرچ ماہوار خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: بقلم خود ثریا اقبال ۱۳/۱/۵۸ء۔

گواہ شد: بقلم خود غلام محمد جمعدار خاوند موصیہ دارالرحمت وسطی ربوہ (حق مہر ۵۰۰/- کی ادائیگی کا خاکسار ذمہ دار ہے) گواہ شد: عبدالرشید ظفر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

نمبر ۱۲۷۷۹ میں محمد ابراہیم ولد میاں محمد شادی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھٹھہ ناظریاں ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد غیر منقولہ اس وقت اراضی نہری و چاہی رقبہ سات ایکڑ واقع موضع کھٹھہ ناظریاں مشمولہ جواہر پور تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں ہے جس کی قیمت مبلغ سات ہزار روپیہ رائج الوقت ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر جو اور جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف سید سردار احمد شاہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۱۳/۱/۵۸ء۔

العبد: محمد ابراہیم ولد میاں محمد شادی صاحب مرحوم ساکن کھٹھہ ناظریاں مشمولہ جواہر پور شاہ مسکین۔ گواہ شد: الراقم سید محمد صدیق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۱۳/۱/۵۸ء

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال وارد شاہ مسکین۔ ۱۳/۱/۵۸ء

نمبر ۱۲۷۸۱ میں رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ظفرآباد اسٹیٹ ڈاکخانہ بشیرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ۔ گلوبند۔ گانٹے۔ انگوٹھی طلائی کل وزن ۶ تولے مالیتی ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو مزید جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد باجوہ حال ساکن دارالصدر غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ ۲۷/۱۲/۵۷ء۔

گواہ شد: ناصر احمد معلم ظفرآباد اسٹیٹ ظفرآباد و لابینی سیکرٹری رشد و اصلاح۔ گواہ شد: عزیز احمد بقلم خود ظفرآباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ٹنکا۔ ضلع حیدرآباد (سندھ) مغربی پاکستان

نمبر ۱۲۷۸۵ میں امۃ السلام زوجہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری شہر مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۵۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے جو کہ ذمہ خاوند ہے۔ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی تیس تولہ قیمت ۳۰۰۰/- روپے۔ کل میزان ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک خاوند موصیہ مذکور

الامتہ: امۃ السلام زوجہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک منٹگمری

گواہ شد: سید عزیز احمد شاہد مربی ضلع منٹگمری مسجد احمدی منٹگمری۔

نمبر ۱۲۷۸۹ میں امۃ اللہ زوجہ ڈاکٹر احسان علی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) طلائی زیور قیمتی ایکہزار روپیہ (۲) حق مہر بذمہ خاوند ایکہزار روپیہ (۳) ان کے علاوہ مجھے خاوند کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں مندرجہ بالا اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد موجود ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی

الامتہ: امۃ اللہ بقلم خود اہلیہ ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۰ میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد: محمود احمد ایڈووکیٹ ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد: خاکسار احسان علی خاوند موصیہ حال سکنہ ۱۰ میکلوڈ روڈ لاہور

نمبر ۱۲۷۸۰ میں سلطان احمد مجاہد ولد مرزا اکرم دین صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چھور ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۷ء کی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ایک مکان و دکان خام واقعہ چک چھور جو کہ ۲½ مرلہ میں ہے۔ ان دونو کی قیمت ۴۰۰ روپے ہے ایک سائیکل پرانا مالیتی ۱۰۰ روپے نقد / ۶۰۰ روپے ہیں اپنی کل جائداد مالیتی ۱۱۰۰ اور ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر بوقت وفات میری کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد سلطان احمد مجاہد گواہ شد نشان انگوٹھا محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک چھور ضلع گوجرانوالہ گواہ شد قاضی نذر محمود خادم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک چھور ضلع گوجرانوالہ ۳/۱/۵۸ء

"عام انتخابات نومبر میں ہی ہوں گے"

الیکشن کمیشن اور وزیر اعظم کی یقین دہانی

کراچی ۲۲ فروری ۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون اور پاکستان الیکشن کمیشن دونوں کی طرف سے اہلِ ملک کو ایک بار پھر یقین دلایا گیا ہے کہ پاکستان میں عام انتخابات پروگرام کے مطابق اِسی سال نومبر ہی میں ہوں گے۔

الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ کمیشن اس مقصد کے تحت کام کر رہا ہے کہ عام انتخابات اِسی سال نومبر میں منعقد کئے جائیں۔ کمیشن نے اس بیان میں امید ظاہر کی ہے کہ انتخابات کے لئے تیاریاں نومبر کے پہلے ہفتے میں مکمل ہو جائیں گی۔

کل وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے بھی قومی اسمبلی میں قطعی اور حتمی یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت اس امر کا تہیّہ کئے ہوئے ہے۔ کہ عام انتخابات اسی سال نومبر ہی میں ہوں۔ وزیر اعظم کی جانب سے اس مطلب کا اعلان وزیر صنعت و پارلیمانی امور مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایوان میں کیا۔ وزیر موصوف نے آزاد رکن سردار امیر اعظم کی پیش کردہ ایک غیر سرکاری قرارداد پر بحث میں مداخلت کرتے ہوئے وزیر اعظم کا یہ اعلان سُنایا۔ انہوں نے کہا مخلوط پارٹی کے سارے ارکان انتخابات کے سوال پر پوری طرح متفق ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اس سلسلے میں ہر ممکن قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔

سردار امیر اعظم کی قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا تھا کہ وہ اعلان کردہ تاریخ پر ہی انتخابات کرانے کے لئے ہر ضروری قدم اٹھائے۔ اس قرارداد پر خاصی جاندار بحث ہوئی۔

غیر قانونی سرگرمیوں کو کچلنے کیلئے حکومت سے تعاون کیا جائے

انڈونیشی قوم سے صدر سوکارنو کی اپیل

جکارتہ ۲۲ فروری ۔ انڈونیشیا کے صدر سکارنو نے کل ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنی قوم سے اپیل کی کہ غیر قانونی سرگرمیوں کو کچلنے اور ۱۹۴۵ء کے انقلابِ آزادی کے تحفظ کے لئے حکومت سے تعاون کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ جکارتہ کی مرکزی حکومت ملک کی واحد قانونی حکومت ہے۔

صدر سکارنو کی طرف سے وسطی سماٹرا کی بغاوت پر یہ پہلا تبصرہ تھا۔ آپ نے غیر قانونی سرگرمیوں کی مذمّت کی۔ آپ نے کہا کہ اگر علاقائی حکام کی خواہشات واضح اور پُر خلوص ہوتیں تو انہیں پورا کرنا آسان ہوتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان طاقتوں نے درپردہ مقاصد کے لئے انڈونیشیا کا اتحاد ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

صدر نے کہا مجھے یقین ہے کہ ۱۹۴۵ء کے اعلان آزادی کی دلدادہ انڈونیشی قوم پوری مضبوطی سے حکومت کا ساتھ دے گی

دریں اثناء انڈونیشیا کی نیشنلسٹ پارٹی کے اخبار نے رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ کل صدر سکارنو اور سابق نائب صدر ڈاکٹر حطہ میں جو بات چیت ہوئی تھی وہ بے نتیجہ رہی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ انڈونیشیا کے سیاسی لیڈر صدر سکارنو اور ڈاکٹر حطہ میں مفاہمت کے سلسلہ میں مایوس ہیں۔

ضروری اعلان

ملک بشیر علی صاحب ساکن کنجاہ ضلع گجرات حال منڈی بہاؤالدین کو خاکسار نے اپنے ذاتی کام کے سلسلہ میں ایک رجسٹری خط بھجوایا تھا وہ واپس آگیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مورخہ ۲۵-۲-۵۸ تک ربوہ تشریف لا کر مجھے ملیں۔ اخراجات سفر وغیرہ انہیں ادا کردیئے جائیں گے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو انہیں اطلاع دیدیں۔ ممنون ہوں گا۔

عارف زمان محلہ دار الصدر غربی ۔ ربوہ

لاہور ۲۲ فروری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس ۱۷ مارچ کو لاہور میں شروع ہوگا۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری محمد سلیم ناصر صاحب ہانگ کانگ جانے کیلئے مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۵۸ء کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ وہاں سے آپ ۲۲ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز ہانگ کانگ روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(ظہور احمد باجوہ ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک اردو مباحثہ

ربوہ ۱۹ فروری ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک اردو مباحثہ "کیمسٹری تھیٹر" میں ایک بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ مباحثہ کا عنوان تھا "تہذیب مغرب ہمارے ملک کے لئے زہر قاتل ہے"

تلاوت قرآن کریم کے بعد قائد ایوان نے قرارداد پیش کی۔ اس کے بعد محمد ہادی صاحب مومن نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے قرارداد کی مخالفت کی۔ مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج کے مقرروں کے علاوہ جامعۃ المبشرین کے مقرروں نے بھی حصّہ لیا۔ جناب مبارک احمد صاحب ثاقب ۔ مولانا ابو العطاء صاحب اور صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے جج کے فرائض ادا کئے۔ نعیم احمد صاحب اوّل ۔ محمد ہادی صاحب مومن دوم ۔ اور ظفر اقبال صاحب سوم رہے۔

وائس پریذیڈنٹ کالج یونین ۔ ربوہ

اوقات ویگن دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸¼	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ

لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)